

## 43123-خاوند کی اطاعت والدین اور بھائیوں کی اطاعت پر مقدم ہے

### سوال

خاوند کی اطاعت کو کتنی اہمیت حاصل ہے، کیا خاوند کی اطاعت عورت کے ہنون اطاعت سے زیادہ اہم ہے؟  
بیوی کی اطاعت کس پر واجب ہوتی ہے، اور کیا خاوند کی اطاعت میرے والدین اور ہنون کی اطاعت سے زیادہ اہم ہے؟

### پسندیدہ جواب

کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی پر بہت زیادہ حق حاصل ہے، اور بیوی کو خاوند کی اطاعت کرنے اور خاوند کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیا گیا ہے،  
بیوی کو اپنے والدین اور ہنون بھائیوں سے بھی اپنے خاوند کو مقدم رکھنے کا حکم ہے، بلکہ خاوند تو بیوی کی جنت اور جہنم ہے، ان دلائل میں درج ذیل فرمان باری تعالیٰ شامل ہے:  
[مرد عورتوں پر نگران و حکمران ہیں، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس لیے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں] النساء (34).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"کسی بھی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کی موجودگی میں (نفی) روزہ رکھے، اور وہ خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے گھر میں کسی کو (آنے کی) اجازت نہ دے"  
صحیح بخاری حدیث نمبر (4899).

علامہ البانی رحمہ اللہ اس حدیث پر تعلیقاً قمطراً ازیں:

"جب عورت پر قنائے شوت میں اپنی خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے کہ وہ خاوند کی شوت پوری کرے تو پھر بالاولی یہ واجب ہے کہ اس سے بھی اہم چیز یعنی خاوند کی اولاد کی تربیت میں خاوند کی اطاعت کرے، اور اپنے گھر کی اصلاح میں خاوند کی بات مانے، اور اس طرح دوسرے حقوق اور واجبات میں بھی خاوند کی اطاعت کرے" انتہی  
ماخوذ از: آداب الرذاف (282).

ابن جان نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے، اور رمضان کے روزے کے رکھے اور اپنی شرمنگاہ کی خاکشیت کرے، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہو تو اسے کہا جائیگا: تم جنت کے جس دروازے سے بھی چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ"

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (660) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن ماجہ رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن ابی اوی سے بیان کیا ہے کہ جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام سے واپس آئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا:

معافیہ کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں جب شام گیا تو انہیں دیکھا کہ وہ اپنے پادریوں اور بیویوں کو سجدہ کرتے ہیں تو میرے دل میں آیا کہ ہمیں تو ایسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرنا چاہیے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم ایسا مت کرو، اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر اللہ کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے عورت اس وقت تک اپنے پوراگار کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اپنے خاوند کا حق ادا نہ کر دے، اگر خاوند اسے بلا نے اور بیوی پالان پر بھی ہو تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے۔"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1853) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

القتب: کا معنی اونٹ پر کھا جانے والا چھوٹا سا پالان ہے۔

مسند احمد اور مسند رک حاکم میں حسین بن محسن سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی پھوپھی بی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی ضرورت کے تحت گئی جب اپنے کام اور ضرورت سے فارغ ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا:

کیا تمہارا خاوند ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اس کے لیے کیسی ہو؟"

تو انہوں نے عرض کیا: میں اس کے حق میں کوئی کمی و کوتاہی نہیں کرتی، مگر یہ کہ میں اس سے عاجز آ جاؤں اور نہ کر سکوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم خیال کرو کہ تم اپنے خاوند کے متعلق کہاں ہو، کیونکہ وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے"

مسند احمد حدیث نمبر (19025) امام منذری رحمہ اللہ نے الترغیب والترحیب میں اس کی سند کو جید قرار دیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی صحیح الترغیب والترحیب حدیث نمبر (1933) میں اسے جید کہا ہے۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: بیوی اگر خاوند کا حق ادا کرتی ہے تو خاوند بیوی کے جنت میں داخل ہونے کا سبب ہوگا اور اگر خاوند کے حقوق میں کوتاہی کر گئی تو خاوند اس کے لیے آگ میں جانے کا سبب ہوگا۔

جب خاوند کی اطاعت والدین کی اطاعت سے معارض ہو تو اس صورت میں خاوند کی اطاعت مقدم ہوگی، امام احمد رحمہ اللہ نے ایسی عورت جس کی والدہ بیمار تھی کے متعلق کہا:

اس پر مان کی بجائے اپنے خاوند کی اطاعت زیادہ واجب ہے، لیکن اگر خاوند اسے اجازت دیتا ہے تو پھر نہیں۔"

دیکھیں: منتظر الارادات (47/3).

اور الانصاف میں مذکور ہے کہ :

"خاوند سے علیحدہ ہونے میں عورت پر اپنے والدین کی اطاعت لازم نہیں، اور نہ ہی ملاقات وغیرہ، بلکہ خاوند کی اطاعت زیادہ حق رکھتی ہے"

ویکھیں : الانصاف (362/8).

اس سلسلہ میں مستدرک حاکم میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث بھی مروی ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا :

عورت کے لیے لوگوں میں حق کے اعتبار سے کون زیادہ حقدار ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اس کی والدہ"

لیکن یہ حدیث ضعیف ہے علامہ ابی رحمة اللہ نے الترغیب والترحیب (1212) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اور امام منذری رحمۃ اللہ نے بھی

واللہ اعلم.